اس بنا پر الجمعیۃ اخبار پر جو مقدمہ چلایا گیا ہے اس سے طبعی طور پر سخت صدمہ اور ملال ضرور لیکن اس حیثیت سے خوشی بھی ہے کہ اس مقدمہ کے ذریعہ نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ ان تمام لوگوں کو جو ملک میں سیکولرزم اور جمہوریت کو اپنی اصلی شکل وصورت میں قائم دیکھنا چاہتے ہیں، موقع کہ زہر ہلاہل پر قند نبات کے جو غلاف چڑھے ہوئے ہیں وہ اُن کی نشاندہی کر کے حق اور باطل میں ا پیدا کر سکیں گے اور دُنیا کو بتا سکیں گے کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون؟ ملک اور قوم کا حقیقی دشـ اور بدخواہ کون ہے اور صحیح معنیٰ میں خیر اندیش و خیر خواہ کون؟ یہ مقدمہ دراصل فسطائی ذہنیت کا چیلنج جسے ملک کے ہر جمہوریت پسند کو بڑی خوشی اور جوش کے ساتھ قبول کرنا اور ہمت و مردانگی اور روشـ دماغی و بیدار مغزی کے ساتھ اس کا جواب فراہم کرنا چاہیئے۔

سخت افسوس ہے کہ گذشتہ مہینہ ہمارے عزیز دوست اور ندوۃ المصنفین کے پُرانے رفیق مظفر شاہ خا صاحب یوسفی اچانک راہی ملک بقا ہوگئے۔ موصوف کی عمر پچاس سال کے لگ بھگ ہوگی صحت بہت عمد تھی اور مضبوط توانا جسم رکھتے تھے۔ شب کے کسی حصّہ میں کچھ کربِ بے چینی محسوس ہوئی پلنگ سے اُٹھ کر صحن میں ٹہلنے لگے اسی عالم میں گر پڑے اور بیہوش ہوگئے اور صبح تک جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ مرحوم بڑے قابل اور لائق فائق تھے اُردو اور ہندی دونوں میں ام اے تھے روسی زبان کا امتحان بھی اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا تھا اُردو اور ہندی کے شگفتہ نگار ادیب تھے تقسیم سے پہلے اُن کی دو کتابیں ادارہ سے شائع ہوئی تھیں، ایک عرصہ سے "ماہنامہ آجکل" کے عملۂ ادارت سے وابستہ تھے۔ اسی درمیان میں ایک اسکالرشپ پر دو برس امریکہ میں بھی رہ آئے تھے اور وہاں سے واپسی پر کناڈا۔ تمام یورپ اور مشرقِ وسطیٰ کی سیاحت کرتے ہوئے وطن پہونچے تھے اور اب پھر دوبارہ ڈاکٹریٹ کے لئے امریکہ جانے والے تھے کہ آخرت کا سفر پیش آگیا۔ اخلاقی اعتبار سے نہایت شریف۔ بڑے دوست نواز۔ ملنسار اور خلیق و متواضع اور شائستہ اطوار تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مغفرت و بخشش کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے اور اُن کے بچوں و بیوہ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔